E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A 2nd Year Islamic Studies

Paper : Khilafat Bano Abbas, Undlus aur ma baad Abbasi Ahad (Block 2)

Module Name/Title : Translation Movement in Islamic age

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	Mr. Md Atif Imran
PRESENTATION	Mr. Md Atif Imran
PRODUCER	Mr. Md Aamir Badr

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

عہد اسلامی میں ترجمہ کی تحریک : آ غاز و ارتقأ۔

ناظرین علم و حکمت کا تعلق جہاں انسان کی بنیادی ضرورتوں اور شناخت سے ہے وہیں یہ قول بھی ملتا ہے کہ حکمت تو مو من کی گمشدہ میراث ہے ،جہاں ملے اس پر مو من کاحق ہے۔مسلما نوں نے ہمیشہ اسی نظریہ پر عمل کرتے ہوئے اسلامی دور کے آغاز سے ہی زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح علمی و فکری اور سائنسی میدان میں بھی نہایت گراں قدر خدمات انجام دیں، خود شارع علیہ السلام نےغیر قو موں کی بہت سی با توں کو پسند فر مایا اور انہیں اختیار کیا، آپ ﷺ کی یہو دیوں سے اکثر خط و کتابت رہتی تھی اس لئے آپ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت ؓ کو عبرانی و سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔اسی طرح حضرت عمرؓ کے زمانے میں بہت سے صحا بہ نے فارسی زبان سیکھ لی تھی غرض یہ امر محتاج شہادت نہیں کہ مسلما نوں نے ہر دور میں دوسری زبانوں کے سائنسی علوم کے خزانوں کو عربی زبان میں منتقل کیا، نئے علمی مبا حث سے زمانے کو روشناس کرایا ، قدیم علوم و فنون کا احیا کیا اور سائنسی ترقی میں نہایت فراخ دلی کا مظاہرہ کیا۔ ’انسانی معاشرہ ترقی پزیر ہے‘ اس فطری ضابطہ کی پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں نے نہ صرف علوم کے سر چشمے ڈھونڈے بلکہ ان سے نئے دھارے بھی نکالے۔

- ناظرین آج کے اس پروگرام میں ہم ’عہد اسلامی میں ترجمہ کی تحریک اور اس کے آغاز و ارتقأ‘ پر گفتگو کریں گے۔ جس کے عنا وین ہیں:

1.ترجمہ کی تحریک اور اسکے اسباب۔

2.آغازو ارتقا ۔ جسےہم دو ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں

1.پہلا دور: اموی عہد

2.دوسرا دور:عباسی عہد

3.عہد بنو عباسیہ میں تر جمہ کی تحریک میں خلفأ، و امرأ کی سرپرستی۔

4.بیت الحکمت۔

5.چند مشہور مترجمین ۔

6.ترجمہ کی تحریک کا اثر ۔

• ترجمہ کی تحریک کے اسباب:

ناظرین عہد اسلامی میں ترجمہ کی تحریک پر روشنی ڈالنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکے اسباب و وجوہات کا جائزہ لیا جائے ۔

- ناظرین مدینہ طیبہ کی اولین اسلامی ریاست میں جس مثالی تہذیب و تمدن کا اصولی نقشہ فراہم کیا گیا اس نے عہد خلافت راشدہ [۱۱ تا ۴۱ھ] میں اپنی تدریجی منازل طے کئے۔ اور عہد بنو امیہ [۴۱ تا ۱۳۲ھ] وعہدبنو عباسیہ [۱۳۲ھ تا ٦٥٦ھ] میں مملکت اسلامیہ نے بین الاقوامی

حیثیت اختیار کر لی تھی جس کے جغرافیا ئی حدود ایک طرف مغرب میں بحر اُوقیا نوس اور مشرق میں چین و ہند تک پہچ گئے۔اس وسیع و عریض سلطنت میں ترک ،پٹھان، سندھی ، ایرانی، کُرد اور عرب جیسی بیشمار قومیں آبادتھیں۔ مختلف اقوام کے امتزاج نے عباسیوں کی تہذیب و تمدن میں ایک عظیم انقلاب برپا کردیا۔ مسلم حکمرانوں نے دوسری اقوام کے علمی اور فکری سرما ئے سے استفادہ میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔انھوں نے اس علمی سرمائے کو آ ئندہ نسلوں تک پہنچانے میں کسی مذہبی یا نسلی تعصب و تنگ نظری کو آڑے نہیں آنے دیا ، اور اس سرمائے کو عربی زبان میں منتقل کرنے کے لیئے ہر ممکن اقدامات کئے۔ یہی عملی جِدوجہد مسلمانوں مین فن ترجمہ کے آغاز و ارتقا کی باعث بنی۔ یہاں تاریخی طور سے یہ امربحث طلب ہے کہ مسلما نوں نے غیر قوموں کے علوم و فنو ن اورترجمہ کی تحریک پر کس زمانہ میں اور کن اسباب کے پیش نظرتوجہ دی۔

- مسلمانوں میں ترجمہ کی ضرورت کا احساس عہد خلافت راشدہ میں ہی ہو گیا تھا جس کی ابتدا عہد بنوامیہ میں عمل میں آئی اور عباسی خلفأ کویہ امتیاز حاصل ہے کہ انھوں نے ترجمہ نگاری کی اس روایت کو مضبوط و مستحکم کرنے میں تاریخ ساز کردار ادا کیا۔جس کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

1.ترجمہ نگاری کے اسباب میں سے دوسرا سبب یہ ہے کہ عہد خلافت راشدہ میں حضرت عمرؓ کے دور میں جب مصر ، شام ،ایران وغیرہ فتح ہوئے تو ان فتوحات کے نتیجہ میں جب مسلمانوں کا سابقہ دیگر اقوام

سے ہوا تو ان کی تہذیب و تمدن اور علمی و فلسفیا نہ خیا لات نے مسلمانوں پر گہرے اثرات چھوڑے، جس سے مسلما نوں میں ان علوم کو حاصل کرنے کی ضرورت محصوص ہوئی۔

2.ترجمہ کی تحریک کے اسباب میں سے ایک اورسبب عقلی علوم میں خلفائے عباسیہ کی دلچسپی بھی ہے ۔جس میں خاص طور سے علم طب اور علم نجوم کواہمیت حاصل ہے،خلفائے عباسیہ میں منصور کا یہ ماننا تھا کہ علم نجوم کے ذر یعہ سے آئندہ کی باتوں کا علم حاصل کیا جا سکتا ہے، جسکو منصور کے عہد میں بغداد شہر کی بنیاد رکھنے کے واقعہ سے سمجھا جا سکتا ہے۔

• آغازو ارتقا

نا ظرین اب ہم عہد امیہ میں ترجمہ کے آغاز کے پہلے دور پر گفتگو کریں گے:

- فن ترجمہ نگاری سے مسلمانوں کی دلچسپی دور امیہ سے شروع ہوتی ہےجس کا واضح ثبوت حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں مختلف زبانوں کے بولنے والوں کی ایک بڑی تعداد کا حکومت کے بڑے عہدوں پر فائز ہونا ہے،جن میں سے ایک نام ’ابن اُثال طبیب ‘ کا بھی ہے ، جس نے

امیر معاویہؓ کے لئے متعددطبی کتابیں یونانی سے عربی زبان میں ترجمہ کیں ، گو یا یہ تراجم ترجمہ کی تحریک کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔

- حاضرین فن ترجمہ کی نشونماً میں بنو امیہ کی خدمات کا اندازہ حضرت خالد بن یزید بن امیر معاویہ کی خدمات سے ہو تا ہے۔ انھوں نے یونانی فلاسفہ کی ایک جماعت کو علم کیمیا کی متعدد کتابوں کو یونانی اور قبطی زبان سے عربی زبان میں منتقل کرنے کی ذمہ داری سونپی۔ علم کیمیا میں انہوں نے مصر کے ایک طبیب ' اسٹیفن' سے متعددکتا بیں عربی زبان میں ترجمہ کرائیں ۔عہد اسلامی میں یہ پہلا ترجمہ ہے جو قبطی زبان سے عربی زبان میں کیا گیا۔ خود خالد بن یزید نے کئی کتابیں تصنیف کیں جن میں ' کتاب الصحیفۃ الکبیر، کتاب الصحیفۃ الصغیر، کتاب الاحرار، وغیرہ شامل ہیں۔
- خالد بن یزید کی ان کوششوں کا اثر دیگر لوگوں پر بھی ہوا ، چنانچہ مروان بن حکم کے ایک درباری طبیب 'ماسر جویہ نے' اہرون' کی کتاب 'اقربا دین' کا سریانی سے عربی زبان میں ترجمہ کیاجس کو شاہی کتب خانہ میں شامل کیا گیا۔
- عہد بنو امیہ میں بعض ملکی ضرورتیں بھی ترجمہ کے رواج میں معاون ثابت ہو ئیں، اس وقت تک خراج و مال گزاری کے تمام دفتر مقامی زبانوں میں ہی تھے ، چنانچہ عراق کا دفتر فارسی میں ، شام کا سریانی میں ،اور مصر کا قبطی زبان میں تھا ۔ حجاج بن یو سف کے زمانہ میں صالح بن عبد الر حمٰن نےجو کہ عربی و فارسی میں کمال رکھتا تھا ، حجاج کے حکم سے خراج سے متعلق عراق کا تمام دفتر ۸۷ھ میں عربی زبان میں منتقل

کر دیا۔ اسکے بعد ولید بن عبد الملک کے زمانے میں ، عبد اللہ بن عبدالملک کی کوششوں سے مصر کا دفتر بھی عربی زبان میں منتقل ہو گیا، پھر ہشام بن عبد الملک نے شام کا دفتر عربی میں ترجمہ کرا یا، ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی صدی ہجری کے اخیر تک مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے فارسی ، قبطی، سریانی، عبرانی وغیرہ زبانوں سے واقفیت حاصل کر لی تھی۔

- بنوامیہ کے زمانے میں ترجمہ نگاری کی یہ مثالیں اگرچہ کم ہیں لیکن ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ دوسری زبانوں کی کتابوں کو عربی زبان مین منتقل کرنے کی سنجیدہ اور مسلسل کوششیں جا ری تھیں، چنانچہ ۱۳۲ھ ۷۴۹ میں بنی امیہ کے دور خلافت کا خاتمہ ہو گیا، اور اس کے بعد علم کی گرم با زاری عہد عباسیہ میں نمو دار ہوئی۔

• ترجمہ کے ارتقأ کا دوسرا دور: (754 تا 775)

ناظرین ہم یہاں عہد عباسیہ میں ترجمہ کی تحریک کی نشو نما و ارتقأ کے دوسرے دور پر گفتگو کریں گےجس میں ترجمہ کی تحریک کی بنیا دیں مضبوط ہوئیں یہ دور ۷۵۴ سے ۷۷۵ تک کا ہے۔

- عہد عباسیہ کاپہلا تخت نشین سفاح تھا ، جس کا عہد حکومت صرف دو ڈھا ئی سال کا تھا ، اس کے بعد منصور جو خود بہت بڑا عالم اور صاحب

فضل و کمال تھا ۷۵۴ میں جب مسند خلافت پر متمکن ہوا تو اس کی حو صلہ افزائی نے علوم و فنون کا دریا بہا دیا ۔منصور کی یہ توجہ کس انداز کی تھی وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ منصور نےقیصر روم کو خط لکھ کر فلسفہ کی کتابیں ترجمہ کروا کر منگوا ئیں۔ لہٰذا اقلیدس اور کچھ طبیعیات کی کتا بیں ترجمہ ہو کر بغداد پہنچیں تو علمأ نے انکو پڑھا اور ہاتھوں ہا تھ لیا منصور کی انہی خصو صیات کی وجہ سے ابن صا عد اندلسی نے کہا ہے کہ تاریخ اسلام میں سب سے پہلے منصور ہی نے عقلی و سا ئنسی علوم کی طرف توجہ دی۔

- آٹھویں صدی عیسوی میں یو نانی ، قبطی، لا طینی، سریانی ، پہلوی، اور سنسکرت زبانوں میں دنیأ کے کل علوم کا تمام ذخیرہ مو جود تھا۔ منصور کے عہد خلافت میں اس علمی ذخیرے کو عربی زبان میں منتقل کرنے کی تحریک شروع ہو ئی۔ اور دو سو ۲۰۰ سالوں تک علم طب، فلسفہ ، ریاضی، ہیئت ، اور طبیعیات کی کتا بوں کو عربی زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا اور اس میں مفید اضافے بھی کئے گئے۔
- ناظرین عہدبنو عباسیہ میں ترجمہ کی تحریک کا آغاز خلیفہ منصور کے دورمیں ہندوستان کے عالم برہم گپت کی کتاب سدھانتا ۶۲۵ ، اور بدپائی کی تصنیف ’ پنج تنتر‘سے ہوا۔یہ کتابیں ادب، ریا ضی و علم فلکیات سے متعلق تھی۔اول الذکر، جسکا ترجمہ منصور کے حکم سے محمد بن ابراہیم الفزاری نے عربی میں ’ زیچ السند ہند الکبیر ‘ کے نام سے اور ثا نی الذکرکا ترجمہ فارسی سے عربی زبان میں عبد اللہ ابن مقفع نے ’کلیلہ دمنہ‘ کے نام سے کیا تھا۔

- اسی طرح ادبیات میں ایک ہندوستانی فلسفی بدپائی کی تصنیف ’ پنج تنتر‘ کا ترجمہ فارسی سے عربی زبان میں عبد اللہ ابن مقفع نے ’کلیلہ و دمنہ‘ کے نام سے کیا تھا۔اسی طرح منطق اور فلسفہ میں بھی عبد اللہ ا بن مقفع نے ارسطو کی کئی کتابوں کا ترجمہ کیا اسکی ترجمہ کردہ کتابوں میں ’ایسا غو جی‘ اور کلیلہ و دمنہ مشہور عالَم ہیں ۔
- منصور ہی کے زمانے میں طبی کتابوں کے ترجمہ کا بھی آغاز ہوا ، منصور کی ایک بیماری میں جند یشا پور کے میڈیکل اکیڈمی کےمشہور طبیب جور جیس بن بختیشوع نے اس کا کامیاب علاج کیا ، جس بنا پر منصور نے اسے اپنے درباری طبیبو ں میں شامل کر لیا ، اس نے منصور کے لئے کئی کتا بیں لکھی اور مختلف کتا بوں کے عربی میں ترجمے بھی کئے۔
- منصور کے عہد تک ترجمہ کی تحریک کی ارتقائی منزلیں مستحکم ہو چکی تھیں ۔ کہ ۷۷۵ میں منصور اس دارفانی سے کو چ کر گیا ، منصور نے جو راہ بنائی تھی وہ ضائع نہیں ہوئی اس کے بعد اس کے جا نشینوں نے اسکی تحریک کو بام عروج تک پہیچا دیا۔

• ترجمہ کی تحریک اور اس کے ارتقا ئی سفرکا تیسرا دور:

ناظرین اس دور میں ترجمہ کی تحریک اپنے عروج و کمال کو پہنچی ۔ اس دور کی شروعات ہا رون رشید کے عہد سے ہوتی ہے اور متوکل کے دور پر ختم ہوتی ہے۔

- نا ظرین : مہدی کے بعد جب ہارون رشید تخت خلافت پر بیٹھا تو اس نے منصور کے دَور کی تمام تصانیف کو منظّم صورت میں رکھنے کے لئے ایک عظیم الشّان محکمہ قائم کیا جس کا نام خزانۃ الحکمت رکھا ، اور ان میں ہر زبان اور ہر مذہب کے ماہِر فن ترجمہ کے کام پر معمور کئے گئے۔
- ہارون کے دور میں یو نانی فلسفہ کا بڑا سرما یہ روم میں مختلف فتوحات کے بعدمسلمانوں کے ہاتھ لگا ، ہارون رشید نے اس زمانہ کے مشہور مترجم یو حنا بن ما سویہ کو ان کتابوں کے ترجمہ پر معمور کیا اور یہ تمام کتا بیں خزانۃالحکمت میں داخل کی گئیں اور یو حنا ابن ماسویہ اس اکیڈمی کا افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا۔
- ہارون کے دور میں برامکہ کے خاندان کا ظہور ہوا اور انہوں نے تحریک ترجمہ میں وہ خدمتیں انجام دیں کہ دنیأ اسلام میں ان کا نام زندہ و جاوید ہو گیا۔ اس خاندان کے فرزندوں میں خالد، یحیٰ، فضل، جعفر وغیرہ نے اس تحریک کو بام عروج تک پہنچا دیا، اور فارسی و یو نانی کی بہت سی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کروایا۔
- ہارون کے بعد مامون جب مسند نشین ہوا تو اس کے بدولت عربی زبان تمام دنیا کے علوم و فنون سے مالا ما ل ہو گئی، وہ علوم قدیمہ کا نہایت

شایق تھا اس لئے فارسی لٹر یچر او ر علوم و فنون کا بے انتہا سر مایہ خزانۃ الحکمت میں جمع کرایا۔

- ناظرین ، فلسفہ کے ساتھ مامون رشیدکی شگیفتگی اس حد تک پہنچ گئی کہ ایک دن اس نے خواب میں ارسطو کو دیکھا اور اس سے سوال و جواب کئے ،اس خواب نے مامون کو فلسفہ کا دلدا دہ بنا دیا ، چنانچہ مامون نے ۲۱۰ھ میں قیصر روم کو خط لکھا کہ ارسطو وغیرہ کی جس قدر کتابیں بہم پہنچ سکیں پہنچا ئی جا ئیں ، غرض قیصر روم نے پانچ اونٹ کتا بوںؒ سے لدے ہوئے دار الخلافہ بغداد کو روانہ کئے۔
- مامون کے عہد میں ترجمہ کی تحریک کو بام عروج تک پہنچانے میں سب سے اہم رول بیت الحکمت نے اداکیاہے ۔ دراصل ہارون رشید نے اپنے عہد میں جس خزانۃالحکمت کی بنیاد رکھی تھی

ما مون نے اسی کو بین الاقوامی سطح پر علمی شان و شوکت عطا کی، اور اس ادارے میں سائنسی تحقیقات اور ترجمہ نگاری کی فروغ کی غرض سے دو لاکھ دینار صرف کئے ، نیز ترجمہ شدہ کتب کی نشر و اشا عت اور ان سے استفادہ کے عمل کو آسان بنانے کے لئے ایک عوامی کتب خانہ بھی بنوا یا جو اس علمی تحریک فروغ میں معاون ثابت ہوا۔

• ترجمہ کی تحریک اور بیت الحکمت:

ناظرین عہد عباسیہ میں ترجمہ کی تحریک اور سائنسی علوم و فنون نے ارتقأکی جو منزلیں طے کیں اسکا سہرا بیت الحکمت کے سر ہے۔

مامون نے اپنے عہد خلافت میں بغداد میں بیت الحکمت کے نام سے ایک اکیڈمی کی بنیاد رکھی جو ایران کی جندیشا پور کی میڈیکل اکیڈمی اور اسکندریہ کی اکیڈمی کو مات دیکر سائنس میں تحقیق کا اعلیٰ مرکز بن گئی۔

- بیت الحکمت ترجمہ و تصنیف کا بڑا محکمہ تھا جو تین اہم شعبوں پر مشتمل تھا جن میں (۱) خزانۃالکتب (۲) دار الترجمہ و التصنیف (۳) اور ایک رصد گاہ شامل ہیں جس میں بقول 'علا مہ شبلی نعمانی ' ہر زبان کے بڑے بڑے ماہرعلم، تصنیف اور ترجمہ کے کام پر معمور تھے ، ۔
- بیت الحکمت کا پہلا ڈائریکٹر یو حنا بن ما سویہ تھا ، وہ چار عباسی خلفأ مامون ، معتصم، وا ثق اور متوکل کا درباری طبیب رہا۔ اس نے ' دغل العین ' اور ' کتاب المشجر'نامی کتابیں لکھی، اس نے خاص طور سے علم طب پر کتا بیں لکھیں ، وہ پہلا طبیب تھا جس نے 'امراض نسواں' کی نشاندہی کی اور اسکا علاج بتایا۔
- بیت الحکمت میں شامی، یونانی، پہلوی، عبرانی، سریانی، قبطی، لا طینی، اور سنسکرت کی کتب کے عربی میں ترا جم کئے گئے،دیگر زبانوں سے تراجم کا یہ زرخیز عمل طویل عرصہ تک جاری رہا۔
- عہد عباسیہ میں مسلم سا ئنس دانوں نے نہ صرف ترجمہ کا کام کیا بلکہ علوم و فنون کے بہت سے میدانوں میں بیش بہا خدمتیں انجام دیں۔ جن میں علم فلکیات ، ریاضی، جغرافیہ، طب، علم نجوم، اور فلسفہ میں بہت فروغ ہوا۔ جن مین موسیٰ خوا رزمی نے ریا ضی پر ' حساب الجبر و المقابلہ ،لکھی اس کے علاوہ دوسری کتا بوں میں کتاب الجمع و التفریق فی الحساب الہندی ، کتاب تقویم البلدان، کتاب صورۃالارض، کتاب العمل باالاسطرلاب، و غیرہ شامل ہیں، اسی طرح دیگر مصنفین

میں جابر البتانی کی 'زیچ الصابی' ابن خرداذبہ کی ' المسالک و المما لک' یعقوبی کی ' کتاب البلدان' حنین ابن اسحٰق کی آداب الفلا سفہ، و یعقوب الکندی کی ' کتاب الفلسفۃ الاولیٰ فی مادون الطبیعیات و التو حید' الرازی کی ' کتاب الحاوی فی الطب' ' کتاب المنصوری' ' کتاب الملوکی' ' کتاب الجداری و الحاصبہ' وغیرہ غیر معمو لی اہمیت کی حامل ہیں۔

-
- بیت الحکمت میں صرف ترجمہ ہی نہیں ہوئے بلکہ طبع زاد کتا بیں بھی تیا ر کی گئی فلکیا ت و ریاضی میں مو سیٰ خوارزمی نے الجبر و المقابلہ کتا ب لکھی، اسی طرح ہیئت ، نجوم، اور فلکیات میں سند بن علی ، احمد فرغانی، شاکر منجم، عبداللہ نو بخت وغیرہ نے متعدد کتا بیں لکھیں ۔
- بیت الحکمت کی تاریخ میں چند بڑے مشہور مترجمین اور مصنفین گزرے ہیں جن میں یعقو ب الکندی، ثابت بن قرہ، یو حنا ابن بطریق، حنین ابن اسحٰق ، مو سیٰ خوارزمی، جابر ابن حیان، ابو عبد اللہ محمدجابر البتانی، زکریا رازی، یحیٰ بن بطریق اور قسطا بن لو قأ و غیرہ شامل ہیں جنہوں نے ترجمہ نگاری کی اس تحریک میں ایک انقلاب بر پا کر دیا۔

- بیت الحکمت کے تحت جن یونا نی فلسفیوں کی جن کتا بوں کا ترجمہ کیا گیا ان میں ارسطو کی کتاب الحیوان، کتاب الحروف، کتاب الاسمأ و العالم، کتاب الکون، کتاب النفس ، کتاب الحس و المحسوس، کتاب الاخلاق، اور کتاب المراۃ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح افلاطون کی ، کتاب السیاسۃ، کتاب بنام طا ؤس ، اصول الہندسہ، وغیرہ اور بطلیموس کی ، کتاب الفرق ، الصناعہ، کتاب النبض، مقالات خمس، البحران وغیرہ غیر معمو لی اہمیت کی حامل ہیں۔

• تر جمہ کی تحریک اورخلفائے بنو عباسیہ،و اُمرا کی سرپرستی۔

ناظرین عہد عباسیہ میں ترجمہ کی تحریک کو جو عروج حاصل ہوا اس میں خلفائے عبا سیہ اور امرأ سلطنت کی سر پرستی کو خا صادخل ہے۔

- خلفائےعبا سیہ کی سرپرستی۔ جن میں منصور، ہارون، مامون ، معتصم، واثق، اور متوکل نے ترجمہ کی تحریک کی دل و جان سے سر پرستی کی ۔ منصور نے جہا ں اپنے عہد میں فلاسفروں اور اطبأوں کو دور دراز علاقہ سے بلوا کر ترجمہ کے کام کی سرپرستی کی،
- و ہیں مامون کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بین الاقوامی معا ہدوں میں بھی علمی و سائنسی کتا بو ں کی شرط رکھتا تھا ۔اس نے روم کے بادشاہوں سے جو معاہدے کیے ان مین یہ شرط بھی رکھی کہ طب اور فلسفہ کی نا در کتابیں بغداد بھیجی جا ئیں، اس کے اسی ذوق اور طبیعت کے رجحان کو دیکھ کر دوسرے ملکوں کے حکمراں تحفہ میں کتا بیں اور ترجمہ نگار بھیجتے تھے۔
- ترجمہ کی تحریک میں امرائےسلطنت کی سرپرستی۔ جن میں خاندان برامکہ، بنو مو سیٰ بن شاکر، بختیشو ع فیملی، وغیرہ شامل ہیں۔
- ناظرین ، خاندان برامکہ جوہا رون کے دور میں وزارت کے عہدے پر فائز ہوئے انہوں نے ترجمہ کی تحریک میں وہ کار ہائے نما یاں انجام دئے کہ

تاریخ اس کی مثال دینے سے قاصر ہے، انہوں نے سب سے پہلے اسلام میں علمی مجلسوں کی بنیاد ڈالی، منا ظرے کروائے، مختلف ملکو ں سے طبیبوں اور فلاسفروں کو بلا کر ترجمہ کر وائے، یحیٰ بن خالد برمک کے متعلق کہا جاتا تھا کہ ’ جس قدر کتا بیں یحیٰ کے کتب خانہ میں تھیں کسی بادشاہ کے کتب خانہ میں بھی نہ ہو نگی‘۔

- اسی طرح دوسرے خاندانوں میں بنو موسیٰ نے بھی گراں قدر خدمات انجام دیں ، جنہوں نے بہترین اور بیش قیمتی کتا بو ں کی تلاش میں بیش بہا دولت خرچ کی ، یہ لوگ علمأ کو دوسرے ، شہروں میں اپنے خرچ سے بہیجتے اور اہم کتابوں کا ترجمہ کراتے۔ اس طرح سے ترجمہ کی تحریک کو عہد عباسیہ میں کمال و عروج حاصل ہوا جس کا دور رس اثر بعد کے ادوار پر پڑا۔

• مسلم معاشرے میں ترجمہ کی تحریک کےاثرات:

- ناظرین ترجمہ اور عقلی و سائنسی علوم کے ارتقأ اور خلفأ ، امرأ و عوام کے اس میں حصہ لینے کی یہ تحریک بڑی دلچسپ ہے جس نے عبا سی حکومت کی تاریخ کو نہایت خوبصورت اور دلکش بنا دیا

ہے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں روم و یونان کا کوئی علمی خزانہ ایسابا قی نہیں رہا جو مسلما نوں کی نظر سے چھپا رہ گیا ہو۔

- ترجمہ کی تحریک کا اثر ہی تھا کہ اس مدت میں مسلم فلاسفروں کا ایک بڑا گروہ خود ہی تیار ہو گیا جن میں(فلا سفر آف عرب)، الکندی، ابو معشر، محمد بن موسیٰ احمد سرخی، ابو نصر فارابی، و غیرہ ایسے فلاسفر اور سائنس داں پداہوئےجن کی تازہ ایجادات اور تصنیفات نے فلسفہ و سائنس کو ارسطو و افلا طون کی اطاعت سے آزاد کر دیا تھا۔
- زوال بغداد دراصل عہد اسلامی کی عقلی و سا ئنسی حکمرانی کا زوال بھی ثابت ہوا ۔لیکن تاریخ کے سامنے یہ حقیقت بھی رہی کہ بیت الحکمت نے ذہن سازی اور علمی شعور اور سائنسی انداز وفکر کا جو تحفہ پو ری انسا نیت کو دیا اس کے اثرات ہمیشہ قا ئم رہے۔
- نظرین ان ہی اثرات کا نتیجہ تھا کہ بعد کے ادواروں میں ایسے کئی ادارے دیگرملکوں میں قائم ہوئے، جن میں ’ قیروان کا بیت الحکمت‘ جس کا بانی زیادۃاللہ اغلبی تھا، اور فاطمی حکمرانوں کاقاہرہ میں قا ئم کیا گیا ’ دارالحکمت‘جس میں چھ لاکھ کتا بیں تھیں اور اپنے عہد میں یہ عا لم اسلام کا سب سے بڑا کتب خا نہ تھا۔ اسی طرح ۱۰۱۷ عیسوی میں طرابلس میں ابو طالب حسن بن العمار کا ’دار العلم ‘ و غیرہ شامل ہے۔
- اسی طرح انفرادی کو ششوں کے نتیجہ میں بھی اس قسم کے اداروں کا ذکر جا بجا ملتا ہے ، جیسے موصل کا ’ دار العلم‘ عراق میں ابو الحسن علی منجم کا ’خزانۃ الحکمت‘ ، نیشا پور میں قاضی ابن حبان

کا ’ دار العلم‘ بغداد مین ابن مارستا نیہ کا ’ دارالعلم‘ و غیرہ یہ داستان سنا تے ہیں کہ ترجمہ اور عقلی و سائنسی علوم کی تحریک نے عہد اسلامی میں جو خدمات انجام دیں ہیں ان کی مثال نہ تو ان سے پہلے اور نہ ہی ان کے ہم عصر زمانے میں کہیں ملتی ہے۔